رجسٹرڈ ایل ۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

عام سے سالانہ قیمت پیشگی
خواص ۱۲ روپے اور معاونین
جو لطف فرماوین

شیخ یعقوب علی (تراب)
ایڈیٹر

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

چہ گویم با تو کز آں چہ در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۴ | قادیان دارالامان - ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مطابق ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ھ | نمبر ۱۲

دار الامان کی دینی ضرورتیں
اور
ہماری قوم کی توجہ کی ضرورت

ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل و تائید پر بھروسہ کرکے مندرجہ بالا عنوان سے اپنے احباب کو اون دینی ضروریات پر اطلاع دینی چاہی ہے جو حمایت و حفاظت اسلام کے لئے ضروری ہیں + چونکہ اس مضمون مین ہماری مخاطب وہ قوم ہے۔ جسنے نہ رسمی اور نمائشی طور پر موجودہ اسلام اور اسکی حمایت کی ضرورت کو محسوس کیا ہے بلکہ ایک داعی الی اللہ کی دعوت پر بصیرت کی آنکھ سے اوس ضرورت کو دیکھا ہے اس لئے ہم کو ضرورت نہوگی کہ آج کل کے ملمع نما الفاظ جو معانی سے خالی ہوتے ہین استعمال کرین۔

ہم امید کرتے ہیں کہ وہ قوم جسنے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کسی معمولی ہاتھ پر نہین بلکہ مامور من اللہ کے ہاتھ بلکہ ید اللہ پر کیا ہے۔ ان مضامین کو پوری توجہ سے پڑھیگی اور اپنی توجہ اور عہد کا عملی نمونہ دکھانے کی سعی کریگی۔

سہولت کے لئے اس سلسلۂ مضامین کو ہم مختلف عنوانوں میں تقسیم کرلیں گے۔

اس امر کا بیان کردینا بھی اس موقع پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دین اور اوسکی ضرورتوں کی اطلاع ہم کو حضرت امام ہمام علیہ السلام کے پاک وجود سے ملی ہے۔ اور اوس کی بعثت ہی نے مسلمانو کو اس امر پر سوچنے کا موقع دیا ہے اس لئے خود جو کچھ حضرت امام نے فتح اسلام اور پھر اشتہار لا انصار میں بیان فرمایا ہے اُن ضرورتوں کو اس وقت چھوڑ کر اون ضرورتوں پر بحث کریں گے جو اُن کی تائید کے لئے درپیش ہیں وہ ضرورتین تو گویا قوم کے لئے ہر وقت نصب العین رہنی چاہین اور اون کے پورا کرنے کے لئے ہر وقت طیار رہنا چاہیے مگر جو امور ہم ذیل میں بیان کرین گے وہ سب اون کی تائید ہی کے لئے بطور اسباب ہین

از انجملہ

مدرسہ تعلیم الاسلام ہے۔ تعلیم الاسلام اور اوسکی ضرورت ایک ایسا بدیہی امر ہے جو کسی مزید بحث کا طالب نہیں سرکاری مدارس میں مذہبی تعلیم کے نہ ہونے سے الحاد اور بے دینی کا پھیلنا اور مشن اسکولوں میں عیسائیت کی زہریلی تعلیم کی اشاعت ایسے امر ہیں جن سے ہر

ایک قوم کو ہندو ہو یا مسلمان اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ قومی مدرسے مذہبی اصولوں کو قائم رکھ کر جاری کرے۔ چنانچہ ایسے مدرسے جاری کئے گئے ہیں۔ ہم دوسرے مذاہب کے لوگوں اور ان کے مدرسوں کا ذکر نہ کرینگے۔ صرف مسلمانوں کو مدنظر رکھیں گے۔

بدقسمتی سے جیسے مسلمانوں میں باہم تفرقہ اور نفاق ہے اوسی طرح پر انکے ان کاموں کا حال ہے جو اونہوں نے قومی حمایت یا مذہبی پاسداری کی بناء پر جاری کئے ہیں اور اون مدرسوں یا انجمنوں کے کافی نہ ہونے کی اس سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی کہ نت نئے مدرسے اور نئی انجمنیں بنتی جاتی ہین گویا ایک انجمن یا ایک مدرسہ کے بانی پہلی انجمن یا پہلے مدرسہ کو غیر مکتفی خیال کرتے ہیں۔ اگر علی گڈھ کالج مسلمانوں کی مذہبی حالت اور ملیت کو سدھار سکتا تھا تو انجمن حمایت اسلام کے کالج کی ضرورت ایک ڈھکوسلہ سمجھی جاتی ہے۔ اور پھر اگر انجمن حمایت اسلام کی دینی تعلیم کافی تھی تو انجمن نعمانیہ کا قیام اوسکو غیر مکتفی قرار دے رہا ہے۔ غرض یہ انتشار قوم بتلا رہا ہے کہ دینی تعلیم کی ضرورت ہے اور بے حد ہے۔ مگر اس کے لئے کوئی طریقہ جو آج کل مختلف سوسائٹیوں یا تعلیمگاہوں نے اختیار کیا ہے۔ کافی نہیں ہے ✦ اور یہ نتیجہ اس تفرقہ سے ایک موٹی سمجھ کا انسان بھی پیدا کر سکتا ہے۔ غرض جیسے اس تفرقہ اور انتشار نے ضرورت امام کو بتلایا ہے۔ اسی طرح پر ان قومی اور مذہبی درسگاہوں نے ایک ایسے مدرسہ کی ضرورت بتلادی ہے جو اس امام کی پاک ہدایتوں اور بنا پر قائم کیا جاوے جیسے وہ امام کامل ہے۔ اور محض اصلاح دین کے لئے آیا ہے۔ اسی طرح اوسی ہی کی رائے اشاعت علوم دین کے متعلق واجب العمل ہو سکتی ہے غرض یہ ضرورت ہے مدرسہ تعلیم الاسلام کی۔ اور اسی غرض کو مدنظر رکھکر اکتوبر ۱۸۹۷ء میں حضرت امام ہمام علیہ السلام نے اجرائے مدرسہ کے لئے اعلان کیا اور جنوری ۱۸۹۸ء سے دارالامان میں مدرسہ تعلیم الاسلام جاری کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ اصلاح کے کاموں میں ابتداً رکاوٹیں اور مشکلات ہوتی ہین اس مدرسہ کو بھی بہت سی مشکلات کا سامنا رہا اور اب تک بھی ہے۔ مگر محض خدا کے فضل سے جس کو ہمارے امام کی دعائیں جذب کر رہی تھین اسکی ترقی ہوتی رہی۔ چنانچہ ۱۸۹۹ء مین مڈل تک بڑھا دیا گیا۔ اور سال رواں سے ہائی سکول بنا دیا گیا ہے۔ ان دو سالوں کے اندر مدرسہ نے جو کچھ ترقی کی وہ اس سے معلوم ہو سکتی ہے کہ دو سال کے اندر پرائمری سکول ہائی سکول ہو گیا ہے۔ اور تعلیمی حالت جیسی قابل اطمینان ثابت ہوئی ہے اوسکا اندازہ نتائج یونیورسٹی سے ہو سکتا ہے کہ جسقدر طالب علم امتحان مڈل میں شریک ہوئے وہ سب کے سب پاس ہوئے۔

اب ہمکو اس مدرسہ کی ضرورت اور اُسکی حالت پر بجز اسکے اور کچھ نہین کہنا ہے۔ کہ طلباء کی اخلاقی اور مذہبی حالت کی اصلاح کے لئے تعلیم الاسلام نے کیا انتظام کیا ہے۔ اس انتظام کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے کہ پنج وقت اُن کو نماز باجماعت ادا کرنی لازمی ہوتی ہے اور ہر روز حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ کا درس قرآن مجید سنایا جاتا ہے۔ جمعہ کے روز مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کا وعظ ہوتا ہے۔ اور ان سب سے زیادہ حضرت اقدس کا نمونہ اور آپ کے کلمات طیبات سُننے کا موقعہ ہر روز حاصل ہے۔ مدرسہ کی نگرانی متدین سرپرست کرتے ہین ✦

غرض آج جس بات کی ضرورت قوم کو ہے۔ یعنے قرآن کریم کو دستور العمل بنانے کی اُوسے دستور العمل بنا کر دکھایا جاتا ہے ✦ یہہ سب کچھ تو ہے مگر سوال یہ ہے کہ مدرسہ کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کیا کیا جاوے۔

اس سوال کے جواب سے پہلے یہ بتلا دینا غیر مناسب نہ ہوگا کہ مدرسہ کی ضرورتیں کیا ہیں؟

(۱) مدرسین کی تنخواہ (۲) مکان مدرسہ کی وسعت (۳) بورڈنگ ہوس کی تعمیر (۴) غریب اور مسکین طالب علموں کے اخراجات تعلیم اور دیگر ضروریات یہ امور اربعہ ایسے ہین کہ قیام مدرسہ کے لئے یہ بطور اربعہ عناصر ہین اور انکی ترکیب سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہ گویا تعلیم الاسلام ہے۔

دو سال سے مدرسہ مین چونکہ کسی قسم کی فیس نہ تھی اس لئے فیس کی آمدنی کچھہ نہین ہوئی اور سرکار سے بھی کسی قسم کی مدد نہین لی جاتی کیونکہ مدد لینے کی صورت مین سرکار کے ضابطۂ تعلیم کے مواخق عمل کرنا ہوگا جس پر عمل کرنا مدرسہ تعلیم الاسلام کی اکثر اغراض اہمہ کا مخالف ہے اور بجز اپنی قوم کے کسی دوسرے سے چندہ بھی نہین لیا جاتا پس کُل ضروریات کا مدار صرف صرف اپنی جماعت پر ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہی اس کے چلانے کی فکر کرے۔

بورڈنگ ہوس کے نہ ہونے سے مدرسہ کی ترقی مین ایک بڑی بھاری روک تھی اور کمیٹی نے خدا تعالیٰ کے توکل اور بھروسہ پر کیونکہ اوسکا سارا کام خدا ہی کے بھروسہ پر چل رہا ہے۔ ان دنون ستارہویہ لگا کر بورڈنگ تیار کیا ہے مگر وہ متجدد اور وسیع ضروریات کے لئے ہنوز مکتفی نہین۔ کیونکہ طلباء کی ترقی نے مکان مدرسہ کی بڑی بھاری توسیع کا سوال پیش کر دیا ہے جو مردان قوم کی کمال توجہ اور التفات سے بعونہ تعالےٰ حل ہوگا اور علاوہ برآن مساکین طلباء کی خوراک جسکا اکثر بوجہ حضرت اقدس کے لنگر خانے پر ہے اُس کا الگ انتظام تجویز کیا گیا ہے۔ غرض مدرسہ کی ضروریات بہت بڑھ گئی ہین اور قوم کی امداد کی سخت توجہ کی ضرورت ہے۔ ہم کو اس امر کے

ہا، کرنے میں، ذرا بھی تامل نہین ہے کہ ... ٹی کے پاس اسقدر روپیہ بھی نہین ہے جو آئندہ ایک ماہ کے لئے سٹاف مدرسہ کی تنخواہون کا کفیل ہو سکے گو یہ امر یقینی ہے کہ خدا تعالیٰ خود ایسے اسباب پیدا کردیگا جو مدرسہ کی ترقی اور اس کے جاری رہنے کا موجب ہون گے اور روپیہ کی کمی کمیٹی کے متوکل ممبرون کو ایک لحظہ کے لئے بھی ہراسان نہین ہونے دیتی لیکن اسباب کی رعایت بھی مومن کا خاصہ ہے اس لئے ہم اپنی قوم کو توجہ دلاتے ہین کہ وہ بہت جلد مدرسہ کی امداد کے لئے طیار ہو جاوین۔ اس مین شک نہین کہ جماعت تھوڑی اور پھر اُن مین متمولین کی تعداد اور بھی کم ہے لیکن یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ اخلاص چاہتا ہے۔ اخلاص سے جو کچھہ بھی دیا جاوے وہ بیش قیمت ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ قوم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پیش نظر رکھکر اس مدرسہ کی امداد کے لئے اپنے مالون کو قربان کرے۔ اور چونکہ ابھی اوریہی کام اُنکی توجہ طلب پیش کرنے والے ہین۔ اس لئے امداد مدرسہ کے لئے مندرجہ ذیل تجویز پیش کرتے ہیں جو لوگ اس کو پسند کرتے ہیں وہ عملی طور پر ہماری تائید کرین اور جو اس سے بہتر کوئی تجویز پیش کر سکین وہ اطلاع دین۔

تجویز برائے امداد مدرسہ تعلیم الاسلام

ہر ایک چندہ دینے والا ایک سال کا چندہ یکمشت بطور امداد دے یعنے جسقدر چندہ کوئی صاحب ایک سال کے لئے دیتے ہیں۔ اُسی قدر چندہ بطور امداد دیں اور اپنا پچھلا ذمگی چندہ داخل کر دے اور عید الضحیٰ پر جسقدر لوگ قربانی کریں ان کی کھالوں کا روپیہ مدرسہ کے مسکین طلباء کے لئے جمع کر کے بھیجین۔ اس کے انتظام کے لئے ہر شہر کی ہماری مجلس انتظام کرے۔

ایک قابل غور گرامی نامہ

ذیل میں ہم حضرت مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کا ایک خط درج کرتے ہین جو مولانا شبلی نعمانی کے نام لکھا گیا ہے! اس خط کے پڑھنے سے جسقدر مفید نتائج ہماری قوم کو مل سکتے ہین۔ اسوقت اُنکی تفصیل ہم نہ کریں گے صرف ناظرین کو اتنا بتلانا چاہتے ہیں کہ اس خط کے لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے کچھہ تھوڑا عرصہ گذرتا ہے کہ مولوی شبلی صاحب نے دائرۃ التالیف کے عنوان سے ایک لمبا چوڑا اشتہار شایع کیا تھا جس مین اخوان الصفا کے طرز پر فلسفیانہ مضامین لکھنے اور شایع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اور اُسکو قوم کی بہت بڑی ضرورت اور غایت بتلایا تھا۔ منجملہ اور مقاصد کے آخر میں قرآن کریم کی فصاحت اور بلاغت پر بھی مضامین لکھنے کا ارادہ دکھایا تھا۔ دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر مضامین لکھنے کا وعدہ یا ارادہ اوسی جہت کا ہو گا جیسا علی گڈہ کالج کی دینی تعلیم اور تمام مقاصد کے اخیر میں اسکا رکھنا شاید اسوجہ سے ہو کہ عام مسلمانون کو تنفر نہ ہو۔ بہرحال شبلی صاحب کی غرض اس سے کچھہ ہی ہو ہم کو اسپر بحث کرنے کی ضرورت نہین لیکن یہ ایک عام بات ہے کہ اگر شبلی صاحب نے اپنے زور قلم سے ایک ثابت شدہ صداقت کو کہ قرآن کریم افصح وابلغ کتاب ہے مکرر ثابت کرنے کی کوشش بھی کی تو سمجھہ مین نہیں آتا کہ فائدہ کیا ہو گا ✦

مولینا مولوی نور الدین صاحب کا گرامی نامہ قرآن کریم کی عظمت کو قائم کرنے کی ایک نظیر ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر شبلی صاحب نے اسکا جواب حق و حکمت کی راہ سے دیا اور اُسپر توجہ کرنی ضروری سمجھی تو مسلمانوں کی خوش قسمتی سے ایک بہت بڑی فائدہ کی بات نکل آوے گی اور اُن کو وہ روشنی کا مینار نظر آجاویگا جو آج مسلمانون کو ہلاکت کے بھنور سے نکلنے کے لئے رہنما ہو سکتا ہے خدا کرے کہ ہمارے مخدوم مولانا کی کوشش کارگر ہو۔ امین (ایڈیٹر)

(وہ خط یہ ہے)

مولینا المکرم المعظم!

(۱) بعض موانع کے باعث آپ کے اشتہار کی نسبت رائے اور کرنامہ سے متعلق جواب دینے سے قاصر رہا ہون اس لئے عفو کا طالب بھی ہون۔

(۲) مجوزہ مسودہ پہونچا اور پورا غور سے پڑھا۔ حسب الارشاد رائے اور ارادہ دونوں عرض خدمت ہین جناب نے رائے پوچھی اگر خلاف طبع بھی ہو تو ملامت کا موجب نہ رہے۔

لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعہا۔ والمستشار موتمن مورخ اور ادیب کو گو رائے دینا آسان نہین۔ مگر قال اللہ اور قال الرسول نے کچھہ آسان ہی دکھایا۔

(۳) مولینا۔ جس راہ پر اللہ تعالیٰ نے ہمین چلایا ہے اور اوسپر علی وجہ البصیرۃ ہمیں آگاہی اور استقامۃ بخشی ہے اسمین اور اوس دوسری راہ بل راہون مین جنکو اسوقت کے مدبران اصلاح اور فلاح قوم تجویز کرتے اور قدم مارتے آہ بون بائن ہے۔

(۴) خاکسار نے سید کی تحریرون مولوی چراغ علی کے عجائبات نواب صدیق حسن خان کے صدہا رسایل السید مہدی علی کے لکچرس اور مضامین مولوی عبد الحی کے مباحث السید امیر علی کی لایف آف محمدؐ احکام فقہ المولینا محمدؐ شبلی کے قابل قدر رسایل اور اوسکی بے نظیر سوانح عمریان پڑھین اور بہت غور سے پڑھیں

(۵) میں اونیز نہ اوسوقت کوئی ریویو کرتا ہون اور نہ اس عریضہ میں حضور کے مجوزہ نوٹس پر ریمارک ہے نہ اس راہ پر کوئی بحث ہے جسکو زمانہ کے اقتضا کے موافق ہمارے امام و مقتدا مرزا قادیانی نے اصلاح و فلاح قوم کے لئے مولی کریم

بلت عظمۃ سے الہام پاکر (سید مرحوم والا الہام نہیں بل مکالمہ الٰہیہ) ہمیں اسپر چلانا چاہا ہے۔

صرف ایک رائے آپکے نوٹس پر ایک سوال کے پیرایہ میں بحضور ملازمان والا پیش کرتا ہون از راہ فتوۃ و مروۃ اسپر توجہ مبذول ہو اور پھر جواب بھی چاہتا ہون۔

قرآن کریم کی غایت اور اس نور۔ فضل ہدایۃ ۔شفا۔ اور رحمۃ کا اپنی تعلیم میں اعلی مقصد کیا ہے؟

اس الکتاب اور لاریب فیہ من رب العالمین کی ہدایات پر پوری طرح آگاہی حاصل کرکے اور اس کے انوار اور افادات سے کامل طور پر مستنیر و مستفید ہوکر ایک شخص اپنے اندر اور اپنے اعمال میں وہ کونسا امر پیدا کرلیتا ہے جو اسمیں اور دیگر مذاہب یا کتب الہامیہ کے پیرو میں فارق اور مابہ الامتیاز ہو جاوے۔

(۲) میری غرض یہ ہے کہ وہ کمال مطلوب الانسان کا کیا ہے جس تک قرآن مجید پہونچا دیتا ہے اگر اسکو دستور العمل بنایا جاوے اور دیگر مذاہب و ادیان اور کتب سماویہ اس حد تک پہونچانے سے قاصر ہیں اگرچہ انپر اسوقت عمل کیا جاوے۔ اولڈ ٹسٹمنٹ اور عہد جدید۔ ژند وستا۔ گیتا اور ستیارتھ۔ رگوید۔ یجر۔ شام اور اتھربن بید کی تعلیمات آج محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے سامنے موجود ہیں ذرہ بھی مشکل نہیں اگر ہم توجہ کریں اور ان کتب کے سچے پیرو بھی موجود ہیں مولینا! خوش کن دعوے تو تمام ادیان میں موجود ہین مگر ہمیں کیا ملے گا بر ہمو بھی جس کے پاس کوئی کتاب نہیں ہم کو بتلاتا ہے میرا منشاء اس سے مواعید سے نہیں ممکن ہے مواعید عرقوب ہوں یا مواعید صادقہ میرا مطلب یہ ہے کہ اس عالم دنیا میں جہاں ہم اسوقت موجود ہیں بقائمی ہوش و حواس وہ عملی آثار و علامات کیا ہیں جو قرآن کریم کو دستور العمل بنانے کے لئے مختص ہیں کامل نہ سہی بطور نمونہ ہی حاصل ہو جاویں یہہ کیوں عرض کرتا ہون؟ اس عالم میں وہ عملی آثار و آیات کون سے ہیں جن سے قرآن مجید کی باہرہ حجتہ اور واضح سلطان کو ہم دوسرون پر ثابت کرسکیں یا وہ حجج اور دنیر ثابت ہوجاوین۔

رازی کا مابہ فخر تفسیر کبیر ہے اور غزالی کے واسطے احیاء ولاشك

الہنا عدیمی النظیر۔

مگر ان دونون سے کیا میرے سوال کا جواب ہو جاتا ہے مجھے امید ہے کہ آپ اپنے گرامی اوقات سے تھوڑا سا حصہ نکال کر جواب سے مسرور فرمائین گے۔

ارادہ۔ رسائل معارف کی خریداری اور مالی امداد میں ضرور شریک ہون کرمنامہ کے پہلے حصہ کا جواب۔

میری کتابیں اکثر عاریت کی میں رہتی ہین اس وقت پشاور سے لیکر حیدرآباد تک احباب نے مانگی ہوئی ہین عمدہ جلدین تباہ ہوجاتی ہین۔

میرا تجربہ ہے کہ عمدہ جلد والی کتاب اور نفیس شیشی میں جب دوائی ڈالین تو چورائی گئیں اور بہت صدمہ پہنچا اسواسطے عمدہ دوائی اور کتاب خراب شیشی اور بودی جلدون میں رکھتا ہوں۔ نورالدین ۲۹ مارچ ۱۹۰۰ء

دس سوالون کا جواب۔

جو حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ نے ماسٹر غلام حیدر ہیڈ ماسٹر چکوال کے سوالات پر لکھا ہے اور جسکو عام فائدہ کے لئے ہم ذیل مین درج کرتے ہین + (ایڈیٹر)

سوال اوّل ۔ کیا امت محمدی کا اجتماع ضلالت پر بھی ہو سکتا ہے۔

جواب ۔ ہرگز نہین ہوسکتا۔ کنتم خیر امتہ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر۔

سوال دوم ۔ کیا ابن عباس اور دیگر اماموں کی رائے ۱/۲ اپنے مطلب موافق قبول کرکے اسکو اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرنا اور ۱/۲ حصہ رائے سے پہلو تہی کرنا خواہ وہ ۱/۲ حصہ رائے کا ایسی پیش کردہ ثبوت کا نقیض ہو ایک مسلمان شخص کی صداقت اور علمیت کو تقویت دے سکتا ہے۔

جواب ۔ یہ ۱/۲ اور ۱/۲ تو کوئی گول بات ہے اصل بات میرے نزدیک یہ ہے کہ حقیقی امام قرآن مجید اور اوسپر عمل درآمد کرنے کے لئے پاک نمونہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بس ان دونون کی تائید میں جو کوئی آجاوے اوسکا کہنا بسر و چشم قبول ہے ہر حکمت کی بات مومن کی متاع ہے جہان سے ملے لے لے ۱/۲ ہو یا ۱/۲ تعجب ہے کہ احادیث و اقوال فقہا و مفسرین میں لوگونکی خود بھی عادت ہے اور تمام امتہ محمدؐ یہ کا یہی چال۔ اور آپ مجھ سے دریافت فرماتے ہیں۔

سوال ۳ ۔ کیا آپنے بعد بیعت مرزا صاحب اون کے مسیح موعود ہونے میں کبھی شک کیا یا دن بدن آپ کے اعتقاد کو ترقی ہے؟

جواب ۳ ۔ یاد رکھو اور خوب اذکہو مجھے ہرگز شک نہین ہوا۔ میں اعتقاد میں ہر روز ترقی کرتا ہون میں مرزا کو یقینا مہدی مسعود اور عیسے بن مریم مسیح موعود جانتا ہون اگر شک ہوتا تو اس علیحدگی کو کون مانع تھا۔

سوال ۴ ۔ کیا آپنے پیر مہر علی شاہ صاحب ساکن گولڑہ تحصیل راولپنڈی کا فارسی رسالہ ہدیۃ الرسول اور اردو رسالہ شمس الہدایۃ فی اثبات حیات مسیح و نیز غایۃ المرام اور تائید اسلام مؤلفہ قاضی محمد سلیمان وکیل ریاست پٹیالہ کا بغور ملاحظہ کیا اور اونکا جواب دینے کی کوشش آپکی جماعت سے کی گئی؟

جواب ۴ ۔ شمس الہدایۃ تو میں نے خوب پڑھی ہے اور غایۃ و تائید کو غور سے دیکھا ہے۔ ہدیۃ الرسول نے غالبًا ابتک مطبع سے جنم نہین لیا ان رسائل کے جواب کی چندان ضرورۃ نہین ایسے رسائل کے جواب میں غالب بھی مغلوب

ہی -ہے مگر پھر بھی مجھے امید ہے کہ کوئی آدمی ہماری جماعت کا جواب لکھیگا بات یہ ہے کہ ہمیں بڑے عظیم الشان کام درپیش ہیں اور یہ رسایل ہماری شاہ راہ میں کچھ روک نہیں ان سنگریزوں سے حرج کیا ہے ؟-

سوال ۵- ازالہ اوہام میں جن الفاظ سے مرزا صاحب نے خداوند کریم کے دیا عیسٰے ابن مریم اذکر نعمتی علیک تا آخر) لغار موہوبہ کو عمل الترب مسمریزم مکروہ - قابل نفرۃ کا لقب دیا ہے اوسکی نسبت آپ کی ایمانی رائے کیا ہے ؟ -

جواب ۵- سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است انگریزی دانی موسیقی دانی - تعلیم مدارس انگریزی اور ہے اسلام دانی - قرآن دانی اہل اللہ شناسی اور ہے - ایک محمدی کو کہیتۃ الطیر بقصویر کا خلق کیا تیرے نزدیک حرام نہیں اور کیا حرام مکروہ سے زیادہ مکروہ لفظ نہیں سوچ اور فکر کر اور کیا شریعت کا ہر ایک حکم نعمتہ اللہ نہیں اور پھر کس طرح اسلام نے بعض تعلیمات انبیا میں حلتہ کے مقام پر حرمتہ کا لفظ استعمال فرمایا -

سوال ۶- معجزہ کے بارہ میں آپکی کیا رائے ہے ؟ ظاہری بدیہی اسباب اس کے واسطے لازم ہیں یا بغیر واسطہ بدیہی کے بھی جسکو عقل نہیں سمجھ سکتی ہو سکتے ہیں ؟

(الف) حضرت موسٰے کے عصا سے قلزم کا پھٹ جانا -

(ب) اور عصا سے بارہ چشموں کا پتھر سے جاری ہونا -

(ج) اور عصا کا سانپ اژدہا بن جانا

(د) شق القمر

(ہ) حضرت عیسٰے کا بن باپ ہونا

(و) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ کے اثر سے محفوظ رہنا -

(ز) چار جانوروں کو ذبح کرنے کے بعد زندہ دیکھنا - کیا ان مذکورہ بالا نشانات کو بھی آپ ایسا مکروہ اور قابل نفرۃ خیال کرتے ہیں یا کچھہ اور ہی تاویل مثل سید احمد صاحب کرتے ہیں - ؟

جواب (۶)- معجزہ کا لفظ قرآن کریم اور حدیث شریف میں ان معنے پر نہیں بولا جن معنے میں آپ لیتے ہیں - آیات الٰہیہ کو نہ ماننے والے بے ایمان ہوتے ہیں میرے نزدیک تو قرآن کریم امام اور السید الکامل محمد رسول اللہ مطاع اور مقتدا جو کچھہ ان دونوں میں پایا گیا اسپر میرا ایمان ہے میں سید احمد خانکا مقلد نہیں اوسکی تعلیمات کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا یہہ عـ۱ و عـ۲ و عـ۳ تیرے دل کی کوئی صدا ہے اسپر یہہ نصیحت یاد رکھہ ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

سوال (۷)- ازالہ صفحہ ۶۲۸ دخل شیطانی کلمہ کا کبھی انبیا اور رسولوں کی وحی میں ہو جاتا ہے - اس مرزا صاحب کے عقیدہ اور مذہب کو آپنے مرزا صاحب کے بارہ میں تسلیم کر لیا ہے - یا اس دخل شیطانی سے مرزا صاحب مامون اور معصوم ہیں

جواب (۷)- تمام مرسل اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بلکہ تمام مامور من اللہ بل وہ اہل اللہ بھی جو انبیا و رسل علیہم السلام کے اتباع ہیں ایک ہی رنگ میں رنگین ہوتے ہیں - اور شیطانی تسلط سے محفوظ ان عبادی لیس لک علیہم السلطان اور فینسخ اللہ مایلقی الشیطان کی بشارۃ سے مسرور ہیں مرزا بھی خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بل ان سے علیحدہ نہیں -

سوال (۸)- آجکل جو مرزا صاحب نے اپنے فوٹو کرنے اور کرانے کا جواز بتلایا ہے - گو یا تصویر کشی کی اباحت کو ثابت کیا ہے کیا اس سے آجکل ہی یا بعد چندے بعد وفات مرزا صاحب رومن کتھولک کی طرح بت پرستی کی بنیاد کا زہریلا اثر ہنفتہ معلوم نہیں ہوتا -

جواب (۸)- فوٹو گرافی کے جواز کا فتویٰ آپ نے کہاں دیکھا اور مرزا پر کیوں اعتراض کیا - ایک مسیح نے تو کھیتۃ الطیر تصویریں تمہارے نزدیک کخلق اللہ بنائیں اور اس کے اتباع میں رومن کتھولک بھی ہوئے اب تم نے دوسرے مسیح پر اعتراض کیسے کر دیا کیا اب تصویر کشی کا مسئلہ یاد آگیا اور عیسٰی میں بھول گئے ہم پر یا ہمارے مابعد پر سوء ظن کیوں کرتے ہو - ان الظن اکذب الحدیث اور کیا عکسی تصویر کو برا مانکر آپنے آئینہ کو دیکھنا ترک کر دیا ہے ؟

سوال (۹)- جو شخص خدا کو وحدہ لاشریک اور محمد کو رسول برحق اور قرآن کریم کو حجت اور قیامت کو برحق مانتا ہے اور جنت و دوزخ کا قائل ہے اور رحمتہ الوسیع عمل صالح کرتا ہے جیساکہ اوسکو آپ دین نے بتلایا یا کسی اور نیک بخت مسلمان نے سکھایا ہے تو ایسے شخص کے واسطے قرآن کریم میں لاخوف علیہم ولاھم یحزنون کی آیت وارد ہوئی ہے اب کیا ایسا شخص بلاشفاعت مرزا صاحب یا بیعت مرزا صاحب قابل نجات و مغفرت ہو سکتا ہے ؟

جواب (۹)- جو قرآن کریم کو برحق مانتا ہے وہ مسیح کا مرنا اور پھر یہ آنا بھی برحق مانیگا اور جو محمد رسول اللہ کو برحق مانتا ہے اوسے لازم ہے کہ نازل شدہ عیسٰے کو مانے امام الوقت کا منکر عمل صالح کرتا ہے ؟ لاخوف اور لایحزن کے مصداق تمہیں یہ مسلمان نظر آتے ہیں ؟ سچ بتاؤ یہ تو ایک مرتبہ ہے جس میں عام اہل اسلام ہر وقت داخل نہیں -

سوال (۱۰)- اگر کوئی مسلمان اپنے نیک ارادہ سے مرزا صاحب کے دعوے کو محض باطل قرار دے تو اوسکا ایمان درست رہتا ہے یا نہیں -

جواب (۱۰)- کیا الٰہی فضل لغو ہو سکتے ہیں کیا آپ نے نہیں پڑھا اوس کتاب کو جس میں سورہ نور ہے اور جس میں خلفاء کے منکرو نپر الفاسقون کا فتویٰ ہے کیا لیستخلفنہم کا فعل کوئی باطل مانے اور اوسکا ایمان درست رہے ؟ افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ نے بہ نظر تحقیق مرزا کے رسائل نہیں پڑھے یاد عاؤں سے بہت کام نہیں لیا یا استغفار ساتھہ نہ تھا آپنے بعض مقام پر اپنی تحریر میں اپنی ان عادات سے کام نہیں لیا جو مدۃ ہوئی

ہے معلوم نہیں میں نے ایمانی طور پر مختصر جواب دئے ہیں۔ اگر پسند ہو بہتر۔ والا کالائے بدبریش خاوند۔

نورالدین ۲۹ مارچ ۱۹۰۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

قصیدہ

درشان حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمان

از مولانا مولوی محمد منیر صاحب ہیڈ ماسٹر غوطہ فتح گڑھ

الصلوٰۃ اے ہادئے گم گشتگان راہ دین
والسلام اے رہنمائے منزلِ علم و یقین
اندرین وقت ضلالت اندرین دور فتن
بود برگشتہ جہان از مسلک دین متین
آن یکے میگفت عیسیٰ ابن مریم تاہنوز
ہست در قید حیات و بر سپہر چارمین
آن یکے را انتظار مہر مستقبل بدل
وآن یکے را شوق دید چشم دجال لعین
دیگرے میگفت مہدی مختفی در غار شد
بر تناسخ چون ہنود از رجعت آوردہ یقین
دیگرے سرخم نمودہ بر احادیث غلط
در پس پشتش فگندہ قول رب العلمین
چشم در راہ صدا از جانب چرخ برین
بیخبر از قدرت و قانون رب یوم دین
آرزوئے مہدئے خونی و جنگی میکنند
قد تبین را نخواندہ لیک تا وردہ یقین
غافل از تفسیر قرآن و تشبث بالحشیش
یا وی نارند ہم پند امیر المومنین عا
ایکہ کشف معنئ قرآن زذات تو شدہ
نقطہ نقطہ از کلامت آفتاب نور دین
بر در تو آمدم امیدوار لطف تو
ذرہ را کافی شعاع از خور نور مبین
اللہ اللہ بارگاہ تو ہدایت گاہ عام
مہدویت را گواہ ہم آسمان و ہم زمین
شد ولی و مہبط الہام بد گرچہ شقی
جنذا ہر کہ غلام تو شد از صدق و یقین
این خجالت از دلم ہر لحظہ سر بیرون زند
آمدم حاضر ولی اندر شمار آخرین
زآب اطمینان ولیکن چشم و دل سرد م کند
آنکہ مبعوث آمدہ بر خُلق ختم المرسلین
اے عطا پاش ہدایت اے خطا پوش ضلال
اے امام و مقتدائے کیش ختم المرسلین
گم ز راہ دین و دنیا در بیابان ضلال
ماندہ ام برسان مراد رکاروان مومنین
بیکس و نایاور و نامتقی و بوالفضول
وست در ذیلت زدستم اے امام الآخرین
دعوتم را اگر پذیرا مے کنی و رد کنی
از دل و جانم غلامت اے امام المسلمین
بو کہ از ماء الحیات اہتدا زندہ کنی
سوختہ جان حزینم در غم دنیا و دین
گر نظر بر من فگندی گشتم از خیر القرون
آہنم آغازرم گر پارسم شد ہم قرین
ہر کسے مفلس چو من باشد مبارک مفلسی
بر در ہم چو توے آید بسلک سائلین
اللہ اللہ عاصیم گرچہ منیرم مے کنی
رو سیاہی را بنازم بر درت آوردم این

خاتم بالخیر

دارالامان کی جامع مسجد

جامع مسجد کے صحن کی تنگی اور نمازیوں کی کثرت اور اونکی تکالیف کو دیکھ دیکھ کر ہمارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جامع مسجد کی توسیع کا ارادہ فرمایا تھا اور ارادہ کیساتھ ہی کوئی تین سو سے زاید رقم چندہ کی جمع ہو گئی تھی جبیر مسجد کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا اس کام کے لئے کوئی خاص اشتہار حضرت اقدس نے شایع کرنا ضروری نہیں سمجھا لیکن تاہم حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ نے قریباً کل احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلا دی تھی اور اکثر جگہہ سے چندہ آبھی گیا اور مسجد کا کام بہت کچھہ ہو چکا اور ابھی بہت باقی ہے۔ مسجد کے جنوبی پہلو مین ایک اور عمارت بڑھائی گئی ہے جو عند الضرورت عورتون کے لئے نماز پڑھنے کے کام آئیگی اور صحن قریباً پہلے سے دو چند ہو گیا ہے حضرت اقدس اب جبکہ مسجد کو دیکھتے نہائیت مسرت اور انبساط ظاہر فرماتے ہیں دراصل مسلمانوں کی عظمت مذہبی کا یہی ایک نشان ہے۔ اور اگر اس کی طرف بھی توجہ نہ کی جاوے تو بیشک افسوس کی بات ہے اس کے پورے طور پر طیار ہونے میں کوئی تین ہزار روپیہ خرچ آئیگا۔ ہماری جماعت دینی ضرورتوں سے خوب آگاہ ہے اس لئے ضرورت نہین کہ لمبے چوڑے الفاظ میں اونکو بنائے مسجد کے فضایل اور برکات کا وعظ کرنے بیٹھین صرف اتنا ہی لکھدینا کافی ہے کہ مسجد کی وسعت کے کام کے واسطے وہ اپنے ایمانی جوش کے موافق چندہ دین جہاں جہاں سے ابھی تک چندہ نہین آیا ہے وہ لوگ متوجہ ہوں۔ صحابہ کرام میں بھی عند الضرورت چندوں کی فہرستیں کھلتی تہین اور اون کے چندوں کی انتہا یہہ ہوتی تھی کہ جو کچھہ جمع جتھا گھر میں ہوتا تھا لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رکھدیتے تھے یا کم از کم نصف تو ضرور دیدیتے تھے۔ پس کیا تعجب ہے اگر ہمارے دوست ہمت کریں اور ایک ایک مہینے کی تنخواہ یا کم از کم پندرہ دن کی تنخواہ مسجد کی وسعت کے لئے دیدیں تاکہ اس خانۂ خدا کی عظمت اوسکی وسعت کے ساتھ بڑھے۔

دوستو! یہ مبارک مسجد جسمیں امام الزمان آکر نماز پڑھتا اور کھڑا ہوتا ہے ایک وقت آئیگا کہ ایک مسجد ہوگی جو خدا کی نظر میں مقبول اور منظور ہے اور ہوگی اسمیں خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے برکات اور فضل نازل ہوتے ہیں اور ہونگے پس اس کار خیر میں حصہ لینے والے کے لئے دنیا کے آخر ہونے تک بھی ثواب اور برکات کا سلسلہ جاری رہیگا آخر میں ہم یہ کہہ کر دوستوں کی طرف دیکھتے ہیں ؎

اے کہ داری مقدرت ہم عزم تائید دین
لطف کن ما را نظر بر اندک و لبیار نیست

مسجد کے متعلق زرچندہ حضرت اقدس علیہ السلام یا میر ناصر نواب صاحب مہتمم تعمیرات دارالامان کے نام بھیجیں۔

عا حضرت عمرؓ کا قول ہے حسبنا کتاب اللہ

اسماء مریدان
حضرت اقدس مسیح علیہ السلام

(۱) چوہدری بڈھا موضع تلونڈی ضلع گورداسپور
(۲) رحیم بخش " " "
(۳) مولی بخش " " "
(۴) سلطان " " "
(۵) دیوان " " "
(۶) امام الدین " " "
(۷) حفیظ الدین " بہادر حسین "
(۸) حسینا " " "
(۹) مولوی رحیم بخش صاحب "
(۱۰) منشی علی بخش صاحب خاص ضلع سیالکوٹ
(۱۱) علی اظفر صاحب افریقہ
(۱۲) حاکم موضع لنگنی ضلع ہوشیارپور
(۱۳) مصدی " " "
(۱۴) حافظ شیر خان " الہ آباد "
(۱۵) قاضی غلام محمد " رن گڑھ امرتسر
(۱۶) مولوی رحمت اللہ صاحب " کاندرعتماوالی گوجرانوالہ
(۱۷) نور محمد صاحب عبداللہ "
(۱۸) مہردین صاحب "
(۱۹) لکھا موضع روڈیانہ "
(۲۰) مظہر علی طالب
(۲۱) فیض علی صابر
(۲۲) محمد اشرف الدین موضع حیدرآباد
(۲۳) عبدالصمد صدر سیالکوٹ
(۲۴) مولوی سید عبدالرحمن صاحب موضع دریاپور ضلع کٹک
(۲۵) اہلیہ صدر و " "
(۲۶) اہلیہ صدر محمد " "
(۲۷) الہ بخش حجام موضع ملتان
(۲۸) محمد شاہ طالب علم " لوتہ ہنگر
(۲۹) منشی محمد بخش موضع وہرم کوٹ بگا ضلع گورداسپور
(۳۰) غلام علی گھڑی ساز
(۳۱) میاں جی سراج محمد موضع حاجی پور
(۳۲) محب الدین " " "
(۳۳) عبدالغفور " جلہ ضلع ملتان
(۳۴) فضل حق خاص سیالکوٹ
(۳۵) اہلیہ حبیب الرحمن موضع حاجی پور
(۳۶) محمد شفیع صاحب حاجی پور ضلع سیالکوٹ

(۳۷) رحمان بخش حجام موضع ہجن کے ضلع شاہ پور
(۳۸) محمد حجام " " "
(۳۹) خدا بخش " " "
(۴۰) فضل احمد " حاجی پور سیالکوٹ
(۴۱) نظام الدین " جوڑا لاہور
(۴۲) سلطان محمد امرتسر
(۴۳) امام الدین " ڈیرہ نانک گورداسپور
(۴۴) عبدالرحمن " موکل "
(۴۵) فضل سائین " تندوی "
(۴۶) عبدالواحد " موکل "
(۴۷) محمد چراغ " علی وال "
(۴۸) فتح دین " سیکھوان "
(۴۹) مہردین " قادیان "
(۵۰) الہ دین " سیکھوان "
(۵۱) محمد الدین " بلڑوال امرتسر
(۵۲) نظام الدین " تلونڈی گورداسپور
(۵۳) حسین بخش " " "
(۵۴) سندھی " " "
(۵۵) سجن " مہرپور منٹگمری
(۵۶) حسین بخش " تلونڈی گورداسپور
(۵۷) محمد صدیق امرتسر کٹڑہ مہاں سنگھ
(۵۸) ابراہیم " "
(۵۹) لال دین موضع کوٹ ہرسا گورداسپور
(۶۰) حافظ فضل احمد " "
(۶۱) خدا بخش " "
(۶۲) بہادر بھامڑی "
(۶۳) نتھو کوٹ "
(۶۴) عمرا سیکھواں "
(۶۵) چراغ موضع قلعہ لال سنگھ "
(۶۶) قادر بخش " بھیتی "
(۶۷) رمضان " سراوی "
(۶۸) محمد بخش " قلعہ لال سنگھ "
(۶۹) مولوی عبدالوحید لاہور
(۷۰) ولی محمد موضع تلونڈی
(۷۱) عادل علی کٹک
(۷۲) محمد عمر کٹک
(۷۳) محمد اکبر "
(۷۴) کبیر الدین محمد "
(۷۵) سید وہاب حسینی موضع میلاپور
(۷۶) اللہ دتا " وریام کملانا جھنگ
(۷۷) رہانہ " "
(۷۸) حاجی " "

اشتہار
از سر رشتہ میونسپل کمیٹی امرتسر

میلہ مال مویشی و اسپان بساکھی ۷ اپریل ۱۹۰۶ء سے شروع ہوکر ۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء تک امرتسر میں قرار پایا ہے اس لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مبلغ دو ہزار دس روپیہ مال مویشی کو مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے جو مشتہر کی گئی ہے دیا جاویگا اور مبلغ چار سو روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاویگا۔

اگر کسی کو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیجکر منگوا لے مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونے چاہیئے ورنہ قابل انعام تصور نہیں ہونگے اور مادہ گاوان قابل انعام کے دودہ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاوے گا یعنے ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء کو دو وقت صبح اور شام دودہ دودہ کر وزن کیا جاویگا اور نیز میلہ اسپان بھی حسب دستور اس موقعہ پر ہوگا۔ فروخت اسپان پر ایک روپیہ فی صدی محصول لیا جاویگا اور واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو ٹکٹ فیس وقت داخل ہونے احاطہ میں میں مال کے دیا جاتا ہے۔ وہ بوقت واپسی یعنے باہر نکال لیجانے مویشی دروازہ پر واپس لیا جاوے گا اور خریدار مال کے پاس رسید بطور رسند وصول یابی قیمت کی رہے گی۔

المشتہر
مسٹر جے۔ جی۔ السپ صاحب بہادر سکریٹری میونسپل کمیٹی امرتسر

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا) -